

سپریم کورٹ رپورٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

سری سانو

بنام

کلکٹر، لینڈ ایکویژن

28 اگست 1996

کے۔ راماسوامی اور کے۔ وینکٹاسوامی، جسٹسز۔

حصول اراضی ایکٹ، 1894:

معاوضہ۔ اراضی کے حصول کے افسر کے ذریعہ ایوارڈ اور ایڈیشنل ضلعی جج اور عدالت عالیہ کے ذریعہ تصدیق شدہ۔ اضافہ کی مزید اپیل پر بیعنامہ کے معاہدوں کے لیے مزید اپیل پر وسیع زمین کے لیے زیادہ معاوضے کا تعین کرنے کے لیے معقول بنیاد نہیں بنتی ہے۔ عدالت اس امتحان کو اپنائے گی کہ آیا کھلی منڈی میں کوئی رضامند سمجھدار خریدار اس شرح پر معاوضہ پیش کرنے کے لیے تیار ہوگا جس کا تعین عدالت لازمی حصول میں کرنے کی تجویز کرتی ہے۔ کیس کے حقائق میں، کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا جاتا ہے۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: 1990 کی دیوانی اپیل نمبر 3030۔

1970 کے آر۔ ایف۔ اے نمبر 19 میں ہماچل پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ

31.12.82 کے فیصلے اور حکم سے۔

چندر پرکاش پانڈے اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندہ کے لیے ایس۔ وسیم اور اے۔ قادری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

ایکویژیشن ایکٹ، 1894 (1 آف 1894) کی دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن (مختصر طور پر،

"ایکٹ") 4 دسمبر 1965 کو شائع کیا گیا تھا جس میں بیاس-ستلج لنک پروجیکٹ کے ذریعے ایس ایس ٹنل

کے انلیٹ پورٹل تک رسائی چینل کی تعمیر کے لیے 221 بیگھا زمین حاصل کی گئی تھی۔ اراضی کے حصول کے

افسر نے جون 1968 کے اپنے ایوارڈ میں زمینوں کو 9 آٹمز میں درجہ بند کیا (کاغذ کی کتاب کے صفحہ 4 پر

مذکور) اور 2,000 روپے سے 5,000 روپے فی بیگھا کے درمیان کی شرح پر معاوضہ دیا۔ حوالہ پر، ایڈیشنل

ضلعی جج نے کلکٹر کے ایوارڈ کی تصدیق کی۔ اپیل پر، 31 دسمبر 1982 کے تنازعہ فیصلے میں آر۔ ایف۔ اے نمبر 19/70 میں ڈویژن بنج نے اس کی تصدیق کی۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل اپیل کنندہ کا دعویٰ 15,000 روپے فی بیگھا کی شرح سے معاوضے کے لیے ہے۔ زمین کی درجہ بندی اور کلکٹر کی طرف سے دی گئی رقم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کوہلی I، بیگھا اور آبادی دہ کی زمینوں کے سلسلے میں، اس نے 2,000 فی بیگھا دی؛ زمین بی-1 کے سلسلے میں، اس نے جو مانگا تھا، یعنی 1500 روپے فی بیگھا دیا۔ کوہلی II کے لیے انہوں نے 1250 روپے فی بیگھا دیے؛ آئٹم 5 بی-II کے لیے انہوں نے 1000 روپے فی بیگھا دیے؛ بنجر اور غیر کاشت شدہ زمینوں کے لیے انہوں نے 500 روپے فی بیگھا دیے۔ یہ ان نایاب ترین معاملات میں سے ایک ہے جہاں اراضی کے حصول کے افسر نے مناسب معاوضہ دیا ہے۔ تاہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ مزید بہتری کا معاملہ ہے؟ اپیل کنندہ نے 6 بسوں اور 18 بسوں کے درمیان زمین کی ایک چھوٹی سی حد کی فروخت کی پانچ مثالوں پر انحصار کیا جس پر گواہوں نے بات کی تھی جیسا کہ عدالت عالیہ نے بحث کی تھی۔ یہ اراضی آبادی یعنی خود گاؤں میں واقع ہیں۔ ان حالات میں، وہ فروخت کے معاہدے 221 بیگھا زمین کی وسیع حد کے لیے زیادہ معاوضے کا تعین کرنے کے لیے کوئی معقول بنیاد نہیں بناتے ہیں۔ عدالت کو جو امتحان اپنانے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ آیا کھلی منڈی میں کوئی رضا مند سمجھدار خریدار اس شرح پر معاوضہ پیش کرنے کے لیے تیار ہوگا جس کا تعین عدالت لازمی حصول میں کرنے کی تجویز کرتی ہے۔ اس معاملے میں، عدالت عالیہ نے صحیح معیار اپنایا ہے اور اس نتیجے پر پہنچنے کی طرف مائل نہیں ہیں کہ اراضی اس سے زیادہ حاصل کرے گی جو اراضی کے حصول کے افسر نے طے کیا تھا۔ ان حالات میں، نیچے دی گئی عدالت عالیہ نے معاوضے کے تعین میں قانون کے اصول کی کوئی غلطی نہیں کی ہے، جس سے مداخلت کی ضمانت ملتی ہے۔

اپیل کو اسی کے مطابق مسترد کر دیا جاتا ہے لیکن، حالات میں، بغیر کسی اخراجات کے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔